محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلّہ

حاصل پور

المحمدیہ

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

بیاد

حافظ عبد اللہ بہاولپوری رحمہ اللہ

مولانا عبد اللہ گورداسپوری رحمہ اللہ

حافظ عبد المنان نورپوری رحمہ اللہ

شمارہ نمبر 12

جمادی الثانی 1436ھ

اپریل 2015ء

- فضائل مکہ معظمہ
- صف ملائیں، بلندی پائیں
- 23 اپریل کتابوں کا عالمی دن
- دیار کفر میں نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مقبولیت

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

سیّد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

آپ کا نام محمد داؤد بن سید عبدالجبار بن سید عبداللہ غزنوی ہے۔ آپ کے والد محترم اور دادا افغانستان کے شہر ''غزنی'' سے ہجرت کر کے امرتسر آئے تھے اسی نسبت سے آپ کا سارا خاندان ''غزنوی'' کہلاتا ہے۔ آپ کے والد سید عبدالجبار غزنوی اور دادا سید عبداللہ غزنوی کا شمار ان اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جن کے علم و فضل اور ورع و تقویٰ کا اہل علم نے اعتراف کیا ہے۔ آپ ۱۳۱۲ھ کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے امرتسر سے نکل کر دہلی کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد سید عبدالجبار غزنوی، چچازاد بھائی سید عبدالاول غزنوی کے علاوہ مولانا سیف الرحمٰن کابلی اور حافظ عبداللہ غازی پوری کے اسماء گرامی ملتے ہیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ اپنی آبائی درس گاہ ''مدرسہ غزنویہ'' امرتسر میں پڑھاتے رہے۔ بعدازاں سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس وقت ہندوستان پر انگریز کی حکومت تھی۔ آپ نے ہر محاذ پر حکومت وقت کو للکارا جس کے نتیجے میں کئی دفعہ جیل بھی جانا پڑا۔ جمعیت علماء ہند کی تاسیس میں آپ کا کردار بڑا اہم تھا۔ ابتداء میں اس کے رکن تھے پھر مدتوں نائب صدر بھی رہے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ ۱۳۴۶ھ میں اپنے چچا زاد بھائی سید اسماعیل غزنوی کے ساتھ مل کر غلاف کعبہ تیار کروایا جسے کعبۃ اللہ کی زینت بنایا گیا تھا۔ آپ امرتسر سے ایک ہفت روزہ اخبار ''توحید'' بھی نکالا کرتے تھے جس میں ممتاز اہل علم کے مضامین چھپتے تھے مدارس کی پہلی کلاس میں پڑھائی جانے والی کتاب ''نخبۃ الاحادیث'' بھی آپ ہی کی تالیف ہے۔ اگر آپ نے سیاست کے ہنگاموں میں دامن نہ الجھایا ہوتا اور اپنی سرگرمیاں صرف علمی حد تک محدود رکھتے تو بلاشبہ آپ کے فیوض و کمالات لازوال صورت اختیار کر لیتے لیکن بہرحال یہ اس دور کی ضرورت تھی جس میں آپ نے حصہ لینا ضروری سمجھا۔ قیام پاکستان کے بعد منتشر اہل حدیثوں کو جمعیت اہل حدیث کی لڑی میں پرونا آپ ہی کا کارنامہ ہے۔ ۱۳۸۳ھ ماہ رجب کے آخر میں بمطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء پیر کے دن لاہور میں صبح نو بجے ہارٹ اٹیک ہوا جس کے نتیجے میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اگلے روز یونیورسٹی گراؤنڈ میں جنازہ ہوا نماز جنازہ کی امامت مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے کی، بعدازاں لاہور کے معروف قبرستان ''میانی صاحب'' میں سپردِ خاک کر دیے گئے۔ (بحوالہ: ہفتے کے دن اور انکا تعارف ص ۲۳۷۔۲۳۸)

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 1

نگران اعلیٰ
محترم جناب
حافظ رضاء اللہ رؤف
(گوجرانوالہ)

منیجنگ پبلشر
عبدالطیف
(بہاولپور)

شمارہ نمبر 12
جمادی الثانی 1436ھ
اپریل 2015ء

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود یزدانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
حافظ ادریس ضیاء حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ
20.....روپے
سالانہ
240.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن منیجر
دبیر الرحمن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:
مجلہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمر اجاسل پوری
0321-7592205
0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	سلامتی والا گھر	مجیب الرحمٰن سیاف	3
درس حدیث	صف ملائیں، بلندی پائیں	ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری	4
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	6
الفضائل	فضائل مکہ معظّمہ	محمد عظیم حاصل پوری	9
المناقب	دیار کفر میں نام محمد (ﷺ) کی مقبولیت	حمید اللہ خان عزیز	17
علم دوستی	23 اپریل کتابوں کا عالمی دن	محمد عظیم حاصل پوری	24
آداب	احتیاط کریں	محمد عامر شہزاد	30
تراشے	سنہری SMS	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 — گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 — گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 — گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 — رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 — وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 — ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 — چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 — میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 — وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 — ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 — فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 — 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 — مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 — میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

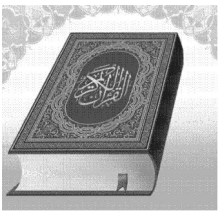

سلامتی والا گھر

مجیب الرحمٰن سیاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

''اللہ سلامتی والے گھر کی طرف بلاتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے'' (یونس: ۲۵)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''دارالسلام'' سے مراد جنت ہے، جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے کہ کچھ فرشتے آئے اور آپس میں کہنے لگے: تمہارے اس ساتھی کی ایک خاص شان ہے، مثال دے کر اس کی حالت بیان کرو، ایک فرشتے نے کہا: یہ سو رہا ہے، دوسرے نے کہا: اس کی آنکھ سو رہی ہے، دل بیدار ہے، پھر فرشتوں نے کہا: اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنایا ہو اور دستر خوان بچھایا ہو اور لوگوں کو بلانے کے لئے ایک آدمی بھیجا، جن لوگوں نے دعوت قبول کر لی، وہ اس گھر میں آ گئے اور دستر خوان سے کچھ کھا لیا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی، وہ گھر کے اندر نہیں آیا، اور نہ دستر خوان سے کچھ کھایا، فرشتوں نے کہا: اس مثال کی تشریح کرو تا کہ یہ شخص سمجھ جائے۔ ایک فرشتے نے کہا۔ یہ تو سو رہا ہے، دوسرے نے کہا: اس کی آنکھ سو رہی ہے' دل تو بیدار ہے۔ فرشتوں نے کہا: اسکی تشریح یہ ہے کہ مکان جنت ہے اور لوگوں کو بلانے والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانا' اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی' اسنے اللہ کی نافرمانی کی، لوگوں کے مختلف فرقے ہیں۔ بخاری: ۷۲۸)

بعض علماء کے نزدیک (آیت میں) اسلام سے مراد یہی عرفی اسلامی اسلام ہے۔ اہل جنت' جنت کے اندر باہم سلام علیک کہیں گے اسی لیے جنت کو دارالسلام کہا گیا ہے اور فرشتے بھی جنت میں سلام کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

صف ملائیں، بلندی پائیں

ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری

((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً)) ابن ماجه ، اقامة الصلوات (۹۹۵)صحيح

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے صفیں ملانے والوں پر درود بھیجتے ہیں اور جو شخص صف کے خلا کو پر کرتا ہے اللہ اسکے ذریعے اسکا درجہ بلند کر دیتا ہے۔''

نماز کی درستگی صف کی درستگی سے ہے جب تک بندہ رب کے حضور عاجزی وانکساری سے برابر صف کر کے کھڑا نہیں ہوگا شاہ وگدا اور محمود وایاز کا درس کیسے سمجھا جائے گا' اللہ کے سامنے ادب وتہذیب کے ساتھ کھڑے ہونے سے ہی نماز کا مقصود حاصل ہوسکتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صفیں درست کرنے کیلئے آدمی مقرر کیے ہوئے تھے اور جب تک صفیں درست کرنے کی اطلاع نہ دی جاتی، آپ نماز شروع نہیں کرتے تھے۔''

تر مذی ، الصلاة ، باب ماجاء فی اقامة الصفوف ، تعليقاً بعد الحديث(۲۲۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''نماز میں صفیں درست کرو، بلاشبہ صفیں سیدھی کرنا نماز کا حسن ہے۔''

بخاری ، الأذان ، باب اقامة الصف من تمام الصلاة(۷۲۲)مسلم(٤٣٥)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خبردار! تم ویسے صفیں بناتے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں' ہم نے کہا فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں۔؟' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پہلے پہلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صفوں کو باہم ملاتے ہیں'' أبو داؤد (٦٦١)صحيح

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صفیں ملانے (یعنی خلا کو پر کرنے) والوں کو اللہ (اپنے ساتھ) ملا لیتا ہے اور صفیں کاٹنے والوں کو اللہ (اپنے سے) کاٹ دیتا ہے۔'' أبو داؤد، الصلاة (٦٦٦)صحيح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی کرو، بلاشبہ صفیں درست کرنا نماز کا حصہ ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''یہ نماز کی تکمیل ہے۔''

بخاری، الأذان، باب اقامة الصف من تمام الصلاة(٧٢٣)مسلم(٤٣٣)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف تک چلتے اور ہمارے (نمازیوں کے) سینے اور کندھے ہاتھ سے برابر کرتے تھے اور فرماتے دوری نہ ڈالو وگرنہ اللہ تمہارے دلوں میں دوریاں ڈال دے گا'' أبو داؤد (٦٦٤)صحيح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ضرور بضرور اپنی صفیں درست کرلو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا۔'' بخاری، الأذان (٧١٧)مسلم(٤٣٦)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو، انھیں قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو بھی برابر رکھو، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کی خالی جگہوں میں گھس جاتا ہے (اور نماز خراب کرتا ہے)۔'' أبو داؤد، الصلاة(٦٦٧)نسائی (٨١٦)صحيح

وجوب پردہ کی دلیل نمبر۲.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

''اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی اور وہ کپڑے اتار کر سر ننگا کر لیا کریں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں نہ ظاہر کریں اور اگر اس سے بھی بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔'' (النور:٦٠)

اس آیت کریمہ میں بوڑھی خواتین کو چند قیود وشروط کے ساتھ جلباب ونقاب وغیرہ جیسے اضافی کپڑے اتارنے کی اجازت ورخصت دی گئی ہے اور ہر باشعور اور سلیم الفطرت شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت میں کپڑے اتارنے سے مراد نقاب وغیرہ ترک کرنا ہے یہ مراد ہرگز نہیں کہ عمر رسیدہ خواتین سارے کپڑے اتار کہ برہنہ رہ سکتی ہیں۔ بلکہ بوڑھی عورتوں کو صرف اسی پردہ کو ترک کرنے کی رخصت دی گئی ہے جو جوان عورتوں کے لیے لازمی وحتمی اور فرض تھا اگر جوان عورتوں کے لیے منہ وغیرہ ڈھانپنا ضروری نہیں تو آیت میں بوڑھی خواتین کو کونسے کپڑے اتارنے کی رخصت دی گئی ہے؟

ابن جریر طبری، فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُن کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

اس سے مراد جلباب و نقاب ہے۔تفسیر طبری: ۳۴۸/۹۔یہی قول امام نووی کا ہے (تفسیر بغوی :۴۴۹/۴)اور زمخشری نے بھی یہی قول ذکر کیا ہے۔(کشاف:۸۴/۳)

اس آیت میں فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاح کے ذریعے بوڑھی خواتین کو پردہ نہ کرنے پر گناہ سے مستثنیٰ کیا ہے اور اسکا مفہوم مخالف ہے جوان عورتیں اگر پردہ نہ کریں تو وہ گناہ گار ہوں گی۔

گویا وہ خواتین جو بڑھاپے کی وجہ سے نکاح سے مایوس ہو چکی ہوں اور ان میں جنسی خواہش بالکل ختم ہو چکی ہو اور دیکھنے والے کو بھی وہ جنسی خواہش میں مبتلا نہ کریں۔ تو زیب و زینت اور سنگھار کے بغیر گھر میں قمیص اور دوپٹے میں رہیں تو وہ گنہگار نہ ہوں گی ﴿وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ سے معلوم ہوا کہ عورتیں گھر دوپٹے وغیرہ کے بغیر رہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر مکمل اور پورا لباس رکھیں تو بہتر ہے

دلیل نمبر۴.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ، إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ، لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾

''مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے اجازت دی جائے اور اُس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں) لیکن اللہ سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو یہ تمہارے اور اُن کے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر الٰہی کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑا (گناہ کا کام) ہے' اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ) اللہ ہر چیز سے باخبر ہے' عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے

اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو!) اللہ سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے'' (الاحزاب:۵۳تا ۵۵)

یہ آیت، آیت حجاب کہلاتی ہے جس میں امہات المومنین کو حجاب کا حکم دیا گیا ہے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:((قال عمر قلت یا رسول اللہ ﷺ یدخل علیك البرو الفاجر فلو امرت امهات المومنین بالحجاب فانزل اللہ آیة الحجاب)) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس نیکوکار اور گنہگار آتے ہیں کاش کہ آپ رحمت المومنین کو پردے کا حکم دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمادی۔ اسی طرح انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں آیت حجاب کو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے کے موقع پر آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور آیت حجاب نازل ہوگئی۔ (بخاری :٤٧٩٢، :٤٧٩٣)

ثابت ہوا کہ:

۱۔ یہ آیت پردہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۲ پردے کا حکم دیا جو کہ وجوب کی دلیل ہے۔

۳۔ یہ آیت امہات المومنین کے لیے نازل ہوئی۔ جس میں باقی خواتین بالاولی شامل ہیں۔

۴۔ پردہ کرنے کی اصل علت وحکمت طہارتِ قلب قرار دی گئی ہے۔

سیاق وسباق اور علت سے ثابت ہوا کہ پردہ واجب ہے۔

اس آیت میں واذا سألتمو هن متاعًا فسئلو هن من وراء الحجاب کا جو حکم ہوا یہ واضح نص ہے کہ غیر محرم مرد امہات المومنین سے کوئی بات کرنا چاہیں یا کوئی چیز مانگنا چاہیں تو پردے کے پیچھے رہ کر مانگ سکتے ہیں۔ اور یہ وجوب حجاب کی واضح نص ہے۔

اور ذلکم اطهر لقلو بکم و قلو بهن میں علت واضح ہوگئی کہ امہات المومنین جو کہ مسلمانوں کی مائیں ہیں اور کائنات کی پاکیزہ خواتین ہیں ان کے قلوب کی طہارت کے لیے پردہ لازمی ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو ایمان کا معیار ہیں ان کے دلوں کی طہارت کے لیے پردہ واجب کر دیا ،لہذا سیاق وسباق سے واضح ہوگیا کہ باقی تمام لوگ کے لیے بھی بالاولی پردہ کا حکم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضائل

فضائل مکہ معظّمہ

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾(ال عمران:۹۶۔۹۷)

''سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا بابرکت شہر مکہ میں' اور اس میں جہان والوں کے لیے ہدایت ہے' اس میں واضح نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔''

مکہ کائنات میں سب سے زیادہ عظمت و حرمت والا شہر ہے اس کی عظمت کی کئی ایک وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہیں کہ اس میں اللہ کا گھر بیت اللہ ہے' جس میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے' اس میں حجر اسود ہے' مقام ابراہیم ہے' صفا مروہ ہے اور زم زم.....وغیرہ

کہا جاتا ہے کہ سیدہ ہاجرہ کی آمد سے قبل بھی اس جگہ پہلے سے کوئی آباد تھے مگر پختہ دلائل سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن یہ بات تو طے شدہ ہے کہ یہاں اللہ کا گھر بیت اللہ تھا جسے فرشتوں اور آدم علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا' لیکن جب ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو جہاں چھوڑا تو اس گھر کی آبادکاری کی دعا فرمائی تھی فرمایا:

''اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت

(وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔'' (ابراھیم: ۳۷)

معلوم ہوا کہ مکہ شہر کی آبادکاری میں اولین کردار خاندان ابراہیم علیہ السلام اور پھر بنو جرہم وغیرہ کا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اللہ نے تمام کائنات کے لوگوں کے دل اس مکہ شہر کی طرف پھیر دیئے۔ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بنو جرہم اس شہر کے پاسبان تھے۔ انھوں نے اس کا حق ادا نہ کیا بلکہ اس کی بے حرمتی کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا تو تم اس کی توہین نہ کرنا بلکہ اس کی حرمت کی تعظیم بجالانا۔ مصنف عبدالرزاق: ۹۱۰۷۔

پاکیزہ شہر

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے فرمایا:

«مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ» . [الترمذی، المناقب، باب فضل مكة، (۳۹۲۶) حسن]

''تو تمام شہروں سے بڑھ کر کس قدر اچھا اور پاکیزہ ہے اور تو مجھے کس قدر زیادہ پیارا ہے اگر تیری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور شہر میں نہ سکونت اختیار کرتا۔''

اللہ کا پسندیدہ شہر

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ میں کھڑے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ کو مخاطب کر کے) فرمایا:

«وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْ لَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ» . [الترمذی، المناقب (۳۹۲۵) صحيح]

''اے مکہ! تو اللہ کی زمین سے بہتر ہے اور اللہ کی ساری زمین میں سے پسند ہے اگر میں یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں تجھ سے کبھی نہ نکلتا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا:

''اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے حرمت والا بنایا ہے جس دن آسمان وزمین پیدا فرمائے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم ہے۔ یہاں کسی کے لیے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لیے (فتح مکہ کے دن) اجازت ملی تھی اب ہمیشہ یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے قابل احترام ہے۔ پس نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی تو اجازت ہونی چاہیے کیونکہ یہ یہاں زرگروں اور گھروں کی ضرورت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔''

[البخاری، العمرة، باب لا یحل القتال بمکة (۱۸۳٤)، مسلم (۱۳۵۳)]

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ»

''تمھارے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں اسلحہ اٹھائے۔''

[مسلم، الحج، باب النهی عن حمل السلاح بمکة (۱۳۵٦)، ابن ماجه (۱۳۵٦)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» سنن ابن ماجه: ۳۱۰۹۔

''اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان وزمین کی مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے اسی دن سے حرمت وعزت والا قرار دے دیا ہے اب یہ قیامت تک عزت وحرمت والا ہی رہے گا۔''

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ، كَمَا حَرَّمَ

إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ». صحيح الجامع الصغير (٣٨٣٨)

''ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا (یعنی ان کی دعا کی بدولت) اور اس کے لیے دعا فرمائی میں نے مدینہ کو اس طرح حرمت والا قرار دیا ہے کہ جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔'' البخاری، البیوع، باب برکة صاع النبی: ٢١٢٩۔

مکہ مکرمہ امن والا شہر ہے

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی اسی چیز کی تھی:

﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾

''اے میرے پروردگار! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا۔''

تو اللہ تعالیٰ نے اس کو امن والا بنا دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا﴾ (آل عمران: ٩٧)

''جو شخص اس حرم میں داخل ہو جائے امن والا ہے۔''

اللہ کا پسندیدہ شہر مکہ

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ نے فرمایا:

«اخْتَارَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْبِلَادَ فَأَحَبُّ الْبُلْدَانِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْبَلَدُ الْحَرَامُ» شعب الإيمان للبيهقي: (٣٧٤٠)۔(٣٤٦٥)

''اللہ تعالیٰ نے شہروں کو چنا تو سب سے زیادہ شہر حرام مکہ کو پسند فرمایا۔''

قبلہ کی طرف منہ کر کے بول و براز نہ کرو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

((نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ))

''نبی ﷺ نے پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا''

صحيح ابی داود للالبانی، الطهارة (١٥) الترمذی، الطهارة (٩)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا منع ہے البتہ یہ ممانعت فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں۔

قبلہ رخ تھوکنے کی سزا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّھَا بِحَصَاۃٍ ثُمَّ نَھٰی اَنْ یَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَیْنَ یَدَیْہِ اَوْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی))

''نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جانب) یا دائیں جانب نہ تھوکے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا درست ہے۔'' صحیح البخاری ، الصلوۃ ، باب البزق عن یسارہ ۔۔(۳۹۷)

یہ اس وقت کی بات ہے جب مساجد کچی ہوتی تھیں اور ریت وغیرہ نیچے ہوتی تھی اس لیے مسجد میں اگر تھوک دیا جاتا تو اس کا کفارہ دفن کرنا تھا یعنی اس پر مٹی ڈال دینا لیکن اب فرشوں والی مساجد میں رومال یا کپڑے سے صاف کرنا یا دھونا ضروری ہے۔

سیدنا زرّبن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت حذیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

((مَنْ تَفَلَ تُجَاہَ الْقِبْلَۃِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَفْلُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ))

''جس شخص نے قبلہ رخ تھوک دیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوگا''

ابوداود ، الأطعمۃ باب فی أکل الثوم (۳۸۲٤)صحیح

طواف کرنے کا اجر وثواب

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

((لاَ يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)) ترمذی، الحج باب ما جاء فی استلام الرکنین ۹۵۹۔

''جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے''

بے دینی کو فروغ دینے والے کی سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (الحج:۲۵)

''اور جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب سے مزہ چکھائیں گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی برا) اللہ کے ہاں تین شخص ہیں، حرم میں ظلم کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا، اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا، تاکہ اس کا خون بہائے۔ بخاری، الدیات باب من طلب دم امرء . . ۶۸۸۲۔

یہ حرمت والا شہر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا، وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾ (القصص:۵۷)

''اور کیا ہم نے انہیں ایک با امن حرم میں جگہ نہیں دی؟ جس کی طرف ہر چیز کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں، ہماری طرف سے روزی کے لیے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فتح مکہ کے دن فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرم بنایا ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں گے، اس کے شکار نہ بھگائے جائیں گے اور نہ کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے گی، مگر وہ شخص جو اس کا اعلان کرے۔'' بخاری (۱۵۸۷)

عبادت کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا ، وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (النمل:۹۱)

''مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے، کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت دی اور اسی کے لیے ہر چیز ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں۔''

مسجد حرام کو گرانے کی مختلف ادوار میں سازشیں ہوئیں اور لوگوں کے دلوں کا رخ موڑنے کے لیے مختلف بادشاہوں نے اس کے مقابلے میں معبد خانے بنائے۔ جیسا کہ ابرھہ نے یمن کے صنعاء شہر میں قلیس نامی قلعہ بنایا۔ امریکہ میں ایک عمارت خانہ کعبہ کی مثل تعمیر ہوئی جس کو انہوں نے بطور مے خانہ استعمال کیا۔ ایران میں ایک اس جیسا معبد خانہ تعمیر ہوا۔

دجال شہر مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ۔ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔'' بخاری (۱۸۸۱)، مسلم (۲۹۴۳)

بیت اللہ کو گرانے کی کوششیں

نبی علیہ السلام سے قبل چار مختلف فوجی قوتوں نے بیت اللہ کو گرانے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہوسکا۔ باوجود اس کے کہ مکہ کی کوئی فوج بھی نہ تھی۔

یونان کا سکندر اعظم جس کے مقابل یورپ، افریقہ، ایران وغیرہ میں کوئی بھی نہیں تھا اس نے ہر طرف فتوحات کیں، لیکن جب اس نے مکہ کو فتح کرنے کا سوچا تو وہ اس دنیا سے چل بسا۔

رومیوں نے جب دیکھا کہ ان کے مدمقابل اب اس روئے زمین پر کوئی ایسا بادشاہ نہیں جو ٹھہر سکے اور مقابلہ کر سکے بہت سے ممالک فتح کرنے کے بعد جب انہوں نے مکہ کو فتح کرنا چاہا تو ان کے خلاف فارس اٹھ کھڑے ہوئے اور آپس میں ہی لڑتے رہے یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کو بچایا۔

فارسیوں نے اس پر قبضہ کی کوشش کی وہ بھی ناکام رہے۔

جب شاہ حبشہ نے مکہ کی شہرت اور خوش حالی دیکھی تو وہ حسد کی آگ میں جل گیا۔ اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ایک اور مذہبی مرکز تعمیر کر کے خانہ کعبہ کو گرانے کی ٹھان لی۔

حضرت ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس گھر (بیت اللہ) والوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر چڑھائی کرے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کے آگے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر ان کے بارے میں اطلاع دے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا ایک آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں تیری اس بات پر کہ تو نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔ [مسلم (۲۸۸۳)]

میرا پسندیدہ شعر

یارو! کسی قاتل سے کبھی پیار نہ مانگو.....اپنے ہی گلے کیلئے تلوار نہ مانگو
جل جاؤ خاموشی سے کڑی دھوپ میں لیکن.....اپنوں سے کبھی سایہ دیوار نہ مانگو

[زبیر الرحمٰن حاصل پوری]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المناقب

دیارِ کفر میں نامِ محمد (ﷺ) کی مقبولیت

تحریر.....حمید اللہ خان عزیز

یہ کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی، جو زبردست قوتوں کا مالک ہے، جو لامحدود تعریفات اور تحمیدات کا مالک ہے کہ تمام دنیا اس کے آگے بے بس ہے کائناتِ عالم کی تمام اشیاء چاہے وہ بڑی ہوں یا چھوٹی سب اس کے آگے حقیر، بے بس اور عاجز ہیں۔ اس کے آگے دم مارنے کی کسی میں مجال نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی عزت و ذلت کا مالک ہے، وہ چاہے تو کسی کو عزت دے اور چاہے تو کسی کو بے عزت اور ذلیل و رسوا کردے۔ کسی میں یہ ہمت و طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے یا بات کا حساب لے سکے۔ جب کہ وہ ہستی کسی سے حساب و کتاب لینے کا پورا پورا اختیار رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کسی کو اپنی شان بے نیازی کے سبب نواز دے۔ کسی کو اپنی عنایت سے دنیا میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمائے۔ اپنے فضل سے اپنے خاص بندوں کو دنیا و آخرت کی سرفرازی عطا فرمادے۔ پھر چاہے دنیا اس کی مخالفت پر ہی کیوں نہ تل جائے اس کی عظمت و سرفرازی میں قطعاً کوئی کمی نہیں آسکتی۔ اس عظیم رب نے عرب کے ایک دریتیم کو چنا اور انہیں ایسی عظمت اور رفعت عطا کی، جس کی بلندیوں کو کائنات کا کوئی فرد برابری نہیں کرسکتا۔ آپ ختم نبوت کے عالی شان منصب کے حق دار ٹھہرے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے متعدد زریں پہلو ہیں، جن میں ایک نمایاں ترین پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عالم انسانیت کے لیے معلم انسانیت بنا کر بھیجا، جس کی وضاحت سورۃ ال عمران کی آیت ۱۶۴ میں ان الفاظ میں ہورہی ہے۔

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا، جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

یہ آیت نبی ﷺ کے معلم انسانیت اور محسن انسانیت ہونے کا احسان بیان کررہی ہے۔

قرآن وسنت کی تعلیم کے ذریعے انسانی نفوس کا تزکیہ آپ ﷺ کی زندگی کا عظیم نصب العین ہے۔ اس نصب العین کی ترویج کے لئے آپ ﷺ نے جس کردار وعمل کی پختگی اور حسن خوبی کا مظاہرہ فرمایا۔ تاریخ انسانیت اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کی آب وتاب خورشید عالم تاب سے زیادہ زندہ وتابندہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی الہامی تعلیم کے ذریعے ظلمت کدہ دہر میں علم وعرفان کے چراغ جلائے۔ کفر وشرک کے اندھیروں میں علم وعمل کی قندیلیں روشن کیں۔ آپ ﷺ کی روحانی تعلیمات کی بدولت شرک کا اندھیرا چھٹا، جہالت کی تاریکیاں کافور ہوئیں، کفر کے نظام کا خاتمہ ہوا، ظلم وجبر کے سسٹم سے جان چھوٹ گئی، اور ایک مہذب ومعزز معاشرہ وجود میں آیا۔ جس سے علم اور عمل کے کردار سے پختہ توحید پرست پیدا ہوئے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو حسن ازل کی دل آویزیوں سے مالا مال کر دیا۔

برطانیہ اس زمین پر موجود وہ ملک ہے جس کی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے دشمنی تمام دنیا کے سامنے عیاں ہے، اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ اس کی دشمنی کی تاریخ ایک طویل تسلسل رکھتی ہے۔ جو ہر دور کی طرح آج بھی جاری وساری ہے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت ہے کفر کے ان اندھیروں میں بھی ''اسم محمد ﷺ'' پوری آب وتاب کے ساتھ اپنے جلوے دکھا رہا ہے۔

برطانوی روزنامے ٹیلی گراف نے بے بینٹر نامی ویب سائٹ کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا ہے کہ ''محمد'' نام کو برطانیہ میں لڑکوں کا سب سے مقبول ترین نام قرار دے دیا گیا اور عربی ناموں میں اس کی پہلی پوزیشن ہے۔''

رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مسلمان نام مقبول ہو رہے ہیں۔ ذرائع نے 2014ء میں سب سے زیادہ رکھے جانے والے 100 ناموں کی جو فہرست شائع کی ہے، اس کے مطابق لڑکوں کے ناموں میں ''محمد'' گذشتہ برس کے مقابلے میں ایک دو نہیں بلکہ 27 درجے اوپر آ گیا ہے اور اس سال یہ سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام بن گیا ہے۔ بے بی بینٹر کے اعداد وشمار کے مطابق محمد کے علاوہ دیگر اسلامی نام بھی زیادہ مقبول ہوئے ہیں۔ جبکہ گزشتہ برسوں کی طرح 2014ء میں بھی شاہی نام غیر مقبول رہے۔

مثلاً ''جارج'' پہلے دس ناموں میں نیچے آ کر 13 ویں نمبر پر رہا، اسی طرح ''ولیم'' اور ''ہیری'' جیسے مشہور شاہی ناموں کا گراف بھی گر گیا۔ بقول اقبالؒ:

؎ قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد (ﷺ) سے اجالا کر دے

اس طرح کی خبریں مسلمانوں کے دین کی حقانیت کو مزید بلند کرتی ہیں کہ حق اور سچ غالب رہتا ہے اور باطل کو منہ کی کھانا پڑتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی جو عظمت اور شان عطا فرمائی ہے۔ تا قیامت اس میں اضافہ ہوتا رہے گا آپ کے نام کا ڈنکا بجتا رہے گا۔ آپ ﷺ کے دشمن دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوں گے، آپ ﷺ کے دشمن ناکام اور خائب و خاسر ہوتے رہیں گے، چاہے حکومت و سلطنت کے تمام تر اختیارات انہی کے پاس ہوں۔ آپ ﷺ کے نام کو زوال نہیں آ سکتا۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل عرب کے لوگوں میں ایک عجیب رواج تھا کہ جس کی اولاد نرینہ فوت ہو جاتی، اسے ابتر یعنی مقطوع النسل کہا کرتے، اس کو انتہائی نفرت سے دیکھتے اور اس کا تمسخر اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور مرضی کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے قاسم یا ابراہیم کی وفات ہوگئی تو مکہ کے کافروں نے آپ کو ابتر کہا: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی تالیف قلب اور تسلی کے لئے سورۃ الکوثر نازل فرمائی۔ ارشاد ہوا:

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

''بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ یقیناً آپ کا دشمن ہی لاولد ہے۔'' (الکوثر: ۱۔۳)

آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں وصف صداقت و امانتداری تھا۔ کفار نے آپ ﷺ پر بہت سے الزامات عائد کیے۔ آپ ﷺ کو ساحر کہا، مجنوں اور صابی کہا۔ لیکن آپ ﷺ کی صداقت و دیانت داری کے معترف رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کی امانتیں جمع تھیں۔ جو آپ نے نہایت احسن انداز میں واپس لوٹائیں۔ جب

ابوسفیانؓ سے بادشاہ حبش نے آپ ﷺ کے متعلق سوالات کیے تو وہ بھی آپ ﷺ کی صداقت و دیانت، شرافت و پاک دامنی کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ الغرض سیرت کی کتابوں میں آپ ﷺ کی صداقت وامانتداری کے متعدد واقعات موجود ہیں۔ جن کا اعتراف نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی کیا۔

نپولین بونا پارٹ: محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی اور انقلابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: محمد ﷺ کی ذات مرکزی حیثیت اور اہمیت کی حامل تھی، جن کی طرف لوگ رجوع کرتے تھے ان کی تعلیمات نے لوگوں کو ان کا گرویدہ بنا دیا اور ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا تھا کہ جس نے چند ہی سال میں دنیا کو جھوٹے خداؤں سے نجات دلا دی، انہوں نے بت سرنگوں کر دیئے۔ موسیٰ وعیسیٰ (علیہم السلام) کے پیروکاروں نے پندرہ سو سال میں کفر کی نشانیاں اتنی نہ مٹائیں ہوں گی، جتنی نبی پاک ﷺ کے پیروکاروں نے صرف پندرہ سال میں مٹا دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد ﷺ کی ذات اور ہستی بہت ہی بڑی ہے۔ از منہ وسطی میں عیسائی راہبوں نے حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی، میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ کیا اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محمد ﷺ عظیم ہستی تھے اور حقیقی معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کی معروف خاتون سیاستدان ہوم رول لیگ کی رہنما مسز اینی بسنت نے 1912ء میں ایک کانفرنس میں پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں وہ عنصر نہیں پایا جاتا، جس نے دوسرے بڑے مذہبی پیشواؤں کی زندگی پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ آپ ﷺ تاریخ کے ایک ایسے نہایت نازک دور میں پیدا ہوئے تھے، جو سرتاپا اوہام پرستی میں ڈوبا ہوا زمانہ تھا۔ آپ ﷺ کو اپنے گردوپیش کے لوگوں کے لئے اللہ کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا۔ مکہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے آپ کو صادق وامین اور دیانتدار کہہ کر پکارتے تھے۔

مسٹر گبن لکھتے ہیں: کہ ہر انصاف پسند شخص یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد ﷺ تبلیغ وہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔

پنڈت گوپال کرشن ایڈیٹر بھارت سماچار بمبئی مہاپرش کے عنوان سے پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت یوں بیان کرتا ہے: رشی محمد (ﷺ) صاحب کی زندگی پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ایشور نے ان کو سنسار سدھارنے کے لیے بھیجا تھا۔ ان کے اندر وہ شکتی موجود تھی، جو ایک گریٹ ریفارمر (مصلح اعظم) اور ایک مہاپرش (عظیم ہستی) میں ہونی چاہیے، وہ عرب کے فاتح اعظم تھے، مگر مفتوح عوام کے لئے پیغام رحم وکرم تھے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں ایک چمکتا ہوا ستارہ یہ بھی ہے کہ وہ امیر وغریب کو ایک ہی سطح پر زندگی بسر کرنے کا ڈھب سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ کا کہنا ہے کہ غریب کے پہلو میں بھی دل ہے، جو اچھے سلوک سے خوش اور برے سلوک سے ناخوش ہوتا ہے۔

مشہور روسی محقق ٹالسٹائی کہتا ہے: کہ حضرت محمد (ﷺ) دنیا میں مصلح عظیم بن کر آئے تھے اور آپ (ﷺ) میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی، جو قوت بشری سے بہت زیادہ اعلیٰ وارفع تھی۔

مشہور یورپین محقق لین پول کہتا ہے:

کہ محمد (ﷺ) نہایت با اخلاق اور رحم دل بزرگ تھے۔ ان کی بے ریاء، خداپرستی، عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے۔ آپ ﷺ اس قدر انکسار پسند تھے، غریبوں سے زیادہ محبت کرتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ بے شک آپ مقدس پیغمبر تھے۔ انگلستان کا مشہور اہل قلم کارلائل لکھتا ہے: کہ حضرت محمد (ﷺ) کا لقب نہایت صاف وشفاف اور ان کے خیالات بے لوث تھے، وہ نہایت سرگرم ریفارمر اور برگزیدہ بزرگ تھے۔ آج بھی محمد ﷺ کی صداقت کامیاب نظر آتی ہے۔ یہ ہے محمد ﷺ کی صداقت وحقانیت کی بین دلیل۔

دنیا کے تمام مذاہب کے علمی، سیاسی، مذہبی، سماجی، دانشور، مورخین، مفکرین اور اسکالرز اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی شخصیات مبارکہ میں وہ تمام تر اوصاف، صفات، خوبیاں اور صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود تھیں جو کسی عظیم عالمی لیڈر میں ہونی چاہئیں۔ پیغمبر اسلام ماہر سپہ سالار تھے، جنگ احد اور جنگ بدر میں آپ ﷺ کی کفار کے خلاف عسکری منصوبہ بندی پر آج بھی امور جنگ کے ماہرین حکمت عملی پر انگشت بدنداں ہیں۔

آپ ﷺ نے ۱۲ سالہ مدت میں ایک سو سے زائد جنگیں لڑی ہیں، حیراں کن بات یہ ہے کہ ان جنگوں میں مسلمان اور کفار کے صرف ایک ہزار ۱۱۸ افراد قتل ہوئے۔

محمد رسول اللہ ﷺ ایک بہترین منتظم تھے اور اپنی ذات اقدس میں ایک کامل ترین ادارہ تھے۔ سماج، سیاست، علم و ادب ہر لحاظ سے اکمل تھے۔ اس کی گواہی جناب ابو طالب سے لے کر مائیکل ایچ ہارٹ تک، ہرقل روم سے لے کر جان کننگ تک، قریشی سردار سہیل سے لے کر روبوزول اسمتھ تک، چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ ڈاکٹر روون ولیمز سے لے کر کیرن آرم اسٹرانگ تک، ایلفرڈ کولیم ،منٹگمری، ول ڈیوراں، سر ولیم میور، جے ایچ ڈینسین، جان ڈیون پورٹ، نپولین بونا پارٹ، مسٹر گبن تک۔ یہ اور ان جیسے درجنوں یورپین سماجی رہنما، اسکالر اور مستشرقین ہیں۔ جو آپ ﷺ کی شان اور عظمت کے گن گاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے تو کہا گیا ہے کہ:

الفضل ماشهدت به الاعداء

کمال وہ جس کا اعتراف دشمن بھی کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی وہ ہستی ہیں کہ جنہوں نے صدیوں سے گمراہی اور غفلت کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کو امتیازی شان کے ساتھ ایک روشن و تابناک، تمدن و تہذیب عطا کی۔ ظلم و استحصال کی چکی میں پستے مظلوموں اور بے کسوں کو زندگی کی نعمتوں کے حصول میں آسانیاں فراہم کیں۔ ظلم و بربریت کے نظام کا خاتمہ کیا۔ ایک دوسرے پر عائد حقوق و فرائض کے معیارات مقرر فرمائے۔ کفر و شرک، فحاشی و عریانی، بے راہ روی اور اللہ کے خوف سے عاری بنی نوع انسانیت پر خالق و مخلوق کے رشتے اور تعلقات کے اسرار منکشف کئے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام ﷺ کو امت مسلمہ کے نام سے ایسی روحانی اولاد عطا فرمائی کہ جو تا قیامت آپ ﷺ کی عظمت میں اضافہ کرتی رہے گی۔ سورہ الم نشرح میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی شان رفعت کو بلند فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح: ۱ تا ٤)

''کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا۔ وہ جس نے آپ کی کمر توڑ دی تھی اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے تذکرے کو بلند کر دیا۔''

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کو اللہ رب العزت نے اس قدر اعلیٰ اور ارفع ترین مقام عطا فرمایا کہ بڑے بڑے سورمے، فرعون اور قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہ آپ ﷺ کی دعوت اسلام کے آگے سرنگوں ہو گئے۔ آج امت مسلمہ عملی لحاظ سے بہت پیچھے رہ گئی ہے، ان میں اتفاق و یگانگت اور یکجہتی مفقود ہو چکی ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے بہت دور ہو چکی ہے، لیکن یہ مسلمان محمد ﷺ کی حرمت اور عظمت کے تحفظ کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بقول اقبالؒ:

؎ کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

آج کے عالمی حالات کے تناظر میں مسلمانوں کو عبرت لینی چاہیے کہ آج ہماری وفاؤں کا مرکز حضرت محمد ﷺ ہیں یا کوئی مغربی مفکر و مورخ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج امت مسلمہ رسول اللہ ﷺ کی وراثت کتاب و سنت سے کامل وابستگی اختیار کر لیں تو امت مسلمہ کی حالت یقیناً بدل جائے گی اور تنزلی کا یہ سفر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما کتاب الله و سنة رسوله)) (مشکوٰۃ ص: ۳۱)

''میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم انہیں پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے۔ وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ (احادیث) ہیں۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

((اللهم صلی علی محمد و علیٰ اله واصحابه اجمعین))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم دوستی

23 اپریل
کتابوں کا عالمی دن

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

پاکستان اور دنیا کے اکثر ممالک میں کتابوں کا عالمی دن ۲۳ اپریل کو منایا جاتا ہے لیکن برطانیہ اور امریکہ میں کتابوں کا عالمی دن ۴ مارچ کو منایا جاتا ہے، تاریخی لحاظ سے اس دن کی شروعات کچھ اس طرح ہوئیں۔ ۱۶۱۶ میں سپین کے شمال مشرق میں واقع علاقہ کیٹولینیا میں ہر سال ۲۳ اپریل کو جہاں کے مرد اپنی خواتین اور لڑکیوں کو گلاب کے پھول پیش کرتے اور اس روایت میں دنیا بھر سے خاص طور پر یورپ سے لاکھوں کی تعداد میں مرد و زن اور لڑکے لڑکیاں کیٹولینیا جاتے۔ یہ سلسلہ دو دن تک جاری رہتا۔ اس دوران جگہ جگہ مشہور ناول دان کیہوٹی کے حصے شیکسپیئر کے ڈرامے اور دوسرے مصنفوں کی کتابوں کے حصے پڑھے جاتے تھے۔ پھر یہ رسم سپین کے دوسرے علاقوں میں بھی پھیلتی گئی، اور آہستہ آہستہ یہ روایت ورلڈ بک ڈے کی شکل اختیار کر گئی۔

اب کیٹولینیا میں ہر سال صرف گلابوں کی ہی نہیں بلکہ کتابوں کی بھی ریکارڈ فروخت ہوتی ہے اور اسکے بعد ۱۹۹۵ میں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نی جنرل کونسل کا فرانس میں اجلاس ہوا تو اس نے ۲۳ اپریل کو ورلڈ بک اینڈ کاپی رائٹس ڈے قرار دے دیا۔ اور اب یہ دن کتابوں اور جملہ حقوق کی حفاظت کے عالمی دن کے طور پر دنیا کے ایک سو ملکوں میں منایا جانے لگا۔ اس میں ایک اور اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ رواں صدی کے آغاز سے کسی ایک شہر کو کتابوں کا عالمی دارالحکومت بھی قرار دیا جاتا ہے۔ اس سال کا دارالحکومت بیروت ہے۔ دو ہزار ایک کا میڈرڈ تھا۔ پھر بالترتیب سکندریہ، نئی دہلی، اینٹ روپ، مونٹریال، ٹورِن، بگوٹہ، ایمسٹرڈم اور بیروت دارالحکومت قرار دیے گئے۔ برطانیہ نے اس دن کے لیے مارچ کی پہلی جمعرات کا انتخاب کیا اور اسے سکولوں کے بچوں میں کتابیں خریدنے کی عادت کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

کتاب کا تعارف

اردو زبان کا لفظ کتاب عربی سے ماخوذ ہے، عربی میں کتاب مختلف چیزوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ کتاب کو انگریزی میں Book کہتے ہیں۔ جو قدیم انگریزی کے لفظ Boc (بوک) سے لیے گیا ہے اور خود Boc بھی جرمنی زبان کا لفظ Bok سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی زان درخت جیسا کے ہیں زان کے درخت کے پتے بڑے ہوتے تھے جو لکھنے کے کام آتے تھے۔ چنانچہ ''بوک'' میں تبدیلی ہوتے ہوتے یہ لفظ Book بن گیا۔

کتاب کس پر لکھی جاتی ہے؟

پہلے پہل تو کتاب چند اوراق پر ہی مشتمل ہوتی تھی اور وہ مٹی کی سِلیں، لکڑی کی تختیاں وغیرہ پر لکھی جاتی تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی تختیاں کا تذکرہ کیا ہے۔

﴿وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾

''اور ہم نے تختیوں میں موسیٰ کے لیے ہر چیز لکھ دی'' (الاعراف: ۱۴۵/۷)

پھر کچھ ترقی ہوئی تو کتاب جانوروں کی کھال یا کھال کے اندر موجود جھلی، پتھر کی باریک سِلوں، کھجور کے پتوں اور ہڈی وغیرہ پر لکھی جانے لگی جیسا کہ عہد نبوت اور عہد صدیقی وعثمانی میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کے وقت انہی اشیاء کو لے کر جمع کیا تھا۔ (بخاری: ۴۹۸۶۔۴۶۷۹)

پھر مصریوں نے نیل کے ساحل پر اگنے والے پاپائرس پودے کے تنے' گودے سے کاغذ کی طرح کے چوڑے چوڑے اوراق بنا کر لکھنا شروع کیا اور سب سے پہلے مصریوں نے پانچویں بادشاہ نیضر عیسی کا کائی نے اس پر لکھ کر ملفوف کتاب تیار کی۔ پھر ترقی ترقی ہوتے آج کے موجودہ کاغذ کو سب سے پہلے چائنہ نے دنیا میں متعارف کروایا۔

کتاب دوست لوگ

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''اے میری کتابو! تم میری جلیس وانیس ہو، تمہارے ظریفانہ کلام سے نشاط اور تمہاری ناصحانہ باتوں سے تفکر پیدا ہوتا ہے۔ تم پچھلوں اور پہلوں کو ایک عالم میں جمع کر دیتی

ہو۔تمہارے منہ میں زبان نہیں ،لیکن تم زندوں اور مردوں دونوں کے افسانے سناتی ہو،تم ہمسایہ ہو ،لیکن ظلم نہیں کرتیں،عزیز ہو لیکن غیبت نہیں کرتیں، دوست ہو لیکن مصیبت میں ساتھ نہیں چھوڑتیں۔''

جاحظ کہتا ہے:''کتاب سب سے بہتر خزانہ،بہتر ہم نشین،بہتر شغل،تنہائی کی دوست اور سفر کی رفیق ہے۔''بعض حکماء کا قول ہے کہ کتابیں علماء کے باغ ہیں۔متنبّی کہتا ہے:''انسان کا سب سے بہتر ہم نشین اس کی کتاب ہے۔''منصور بن مہدی نے مامون سے پوچھا کہ ہم کو علم کب تک حاصل کرنا چاہیے؟ مامون نے جواب دیا کہ جب تک جسم میں جان رہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جن سے بڑھ کر صحابہ میں کوئی متبع سنت نہ تھا،ان کے پوتے عبداللہ بن عبدالعزیز کا یہ حال تھا کہ وہ لوگوں کی صحبت سے بھاگتے تھے،ہمیشہ ہاتھ میں کوئی کتاب لے کر قبرستان میں چلے جاتے تھے اور اس کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔لوگوں نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا:گورستان سے بڑھ کر کوئی ناصح،کتاب سے بڑھ کر کوئی مونس اور تنہائی سے بڑھ کر کوئی محافظ ہم کو نظر نہیں آتا۔

(کتاب المحاسن والاضداد، ص/۳)

سوکنوں سے بھاری.....امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۴ء) بہت بڑے تابعی اور علم حدیث کے امام ہیں۔امام مالک،سفیان بن عیینہ،سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا علم حدیث میں جو مقام ہے،کیا اس میں کوشش اور کثرت مطالعہ کو دخل نہیں؟اس کا جواب ذیل کے واقعہ میں ہے۔امام زہری جب اپنے گھر میں بیٹھتے تھے تو چاروں طرف کتابوں کا انبار رہتا تھا،وہ ان کتابوں کے مطالعہ میں اس قدر مصروف ہو جاتے تھے کہ ان کو کسی چیز کی خبر نہیں رہتی تھی۔ایک دن ان کی بیوی نے تنگ آ کر کہہ دیا:خدا کی قسم! یہ کتابیں مجھ پر سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔

(ابن خلکان:۱/۴۵۱)

سب کچھ بھلا دیا.....یاقوت حموی جو مسلمانوں میں بہت بڑا جغرافیہ دان گزرا ہے،وہ اپنے وطن اور اہل وعیال کو چھوڑ کر مدتوں مرو شہر میں اس لیے پڑا رہا کہ وہاں کے کتب خانے اس کے لیے زنجیر پا تھے وہ خود لکھتا ہے کہ کتب خانے کی دو سو کتابیں میرے گھر میں پڑی رہتی تھیں اور میں ان کی خوشہ چینی میں مصروف رہتا تھا،اس کتب خانے کی محبت نے دل سے ہر شہر کی محبت بھلا دی تھی اور اہل وعیال سے

بے خبر کر دیا تھا۔ (مجمع البلدان ، ذکر مرو)

ایک کتاب کا بار بار مطالعہ.....آج ہم ایک کتاب کو ایک بار بھی دیکھتے ہیں تو اکتا جاتے ہیں۔علمائے سلف ایک ایک کتاب کو سینکڑوں بار دیکھتے تھے اور پیاس نہیں بجھتی تھی۔ابونصر فارابی نے ارسطو کی ''کتاب النفس'' کا سو مرتبہ مطالعہ کیا تھا۔ (ابن خلکان :۲۵۲/۲)

ابن سینا اس درجہ کا شخص ہے کہ اس کے بعد کے تمام حکماء اور فلاسفر اس کی تصنیفات کے دریوزہ گر ہیں لیکن وہ اس فضل وکمال کا مالک صرف اس لیے ہوا کہ سلطنت سامانیہ کا وسیع کتب خانہ اس کی آنکھوں کے لیے وقف تھا۔ایام طالب علمی میں ایک شب بھی کامل اس کی آنکھوں نے خواب کا لطف نہیں اٹھایا اور نہ کسی روز سوا مطالعہ کے کوئی دوسرا شغل رہا،ایک ایک کتاب کو بیسیوں بار پڑھا۔خود ابن سینا کا بیان ہے کہ میں نے فارابی کی کتاب طبیعات کا چالیس مرتبہ مطالعہ کیا۔ (کتاب الاطباء :۷۳/۲)

غیر علمی کاموں کا افسوس.....علمائے اسلام میں امام رازی رحمہ اللہ کا جو رتبہ ہے،اس سے کون آشنا نہیں امام صاحب ہر وقت علمی مشاغل میں مصروف رہتے تھے۔یہاں تک کہ کھانے میں بھی جو وقت ہوتا تھا امام صاحب کو اس کے بھی ضائع ہونے کا افسوس تھا،امام صاحب کا قول ہے: خدا کی قسم مجھ کو کھانے کے وقت میں علمی مشغولیت کے فوت ہونے کا افسوس ہوتا ہے، کیونکہ زمانہ اور وقت بہت عزیز ہے۔''

(عیون الانباء :۲۳/۲)

کتب بینی سے عشق.....صاحب ابن عباد (المتوفی ۳۸۵ء) تیغ وقلم دونوں کا مالک تھا،سلطنت سامانیہ کا وزیر تھا۔وہ علم وادب اور انشاء پردازی کا امام وقت بھی تھا۔صاحب کو کتب بینی سے عشق تھا۔سفر ہو یا اقامت وہ مطالعہ سے فارغ نہ بیٹھتا تھا۔کتب بینی کے ساتھ اس کا عشق اس سے ظاہر ہے کہ خاندان بنو بویہ کے عظیم الشان نوح بن منصور نے سلطنت بویہ کی وزارت کی پیش کش کی اور بخارا بلایا تو صاحب نے سب سے بڑا عذر یہ پیش کیا کہ یہاں سے ہٹنے کے لیے صرف میری کتابوں کی بار برداری کے لیے چار سو اونٹوں کی ضرورت ہوگی۔صاحب ابن عباد جب عام سفر کے لیے نکلتا تھا تو تیس اونٹوں پر صرف علم وادب کی کتابیں لدی رہتی تھیں۔ (ابن خلقان :۳۰/۱)

سفر میں بھی ساتھ نہ چھوڑا.....فتح بن خاقان،خلیفہ متوکل کا وزیر تھا،ایک وزیر کے لیے علمی شوق قائم

رکھنا نہایت مشکل تھا، فتح بن خاقان اپنی عبا کی آستین اور جیب میں ہمیشہ کتاب رکھتا تھا تو فتح خلیفہ کی واپسی تک اپنی کتاب کے مطالعہ میں مشغول رہتا تھا، یا خود فتح جب نماز وضروری حاجت کے لیے اٹھتا تھا تو آمدورفت کے راستہ میں بھی کتب بینی سے باز نہیں آتا تھا۔ (فوات والفیات ص/۲)

علامہ مجد الدین فیروز آبادی جس پایہ کے شخص تھے، وہ ان کی تصنیف قاموس سے ظاہر ہے، جس کی مقبولیت کی انتہاء ہے کہ خود لغت کا نام قاموس قرار پا گیا، لیکن یہ رتبہ کمال علامہ موصوف کا بلا کوشش مطالعہ حاصل ہوا؟ خود ان کا بیان ہے کہ ہر روز جب تک میں دو سطریں حفظ نہ کر لیتا، رات کو آرام نہ کرتا۔ یہ شوق سفر میں بھی معدوم نہ ہوتا، جب علامہ موصوف سفر میں چلتے تو سامان سفر میں چند اونٹوں پر صرف ان کے مطالعہ کی کتابیں لدی رہتیں۔ (ابن خلقان: ۱/ ۳۳٤)

مجھے کوئی نئی بات نہیں ملتی..... محمد بن جہم علمائے سلف میں بہت بڑا فاضل تھا۔ کثرت معلومات کے سب سے اس کا یہ حال تھا کہ بہت سی ضخیم ومطول اور سینکڑوں مختصر کتابیں وہ دیکھ ڈالتا تھا۔ لیکن کوئی نئی بات اس کو نہیں معلوم ہوتی تھی، لیکن کیا یہ وسعت علم کثرت مطالعہ کے بغیر پیدا ہو گئی تھی۔

(کتاب المحاسن و الاضدادص/ ۳۰)

تین راتوں کے سوا ہر رات کتاب پڑھی..... ابن رشد جو مشرق کا فلسفی اعظم ہے، اس کو کتب بینی کا اس قدر شوق تھا کہ تمام عمر تین راتوں کے سوا اور کبھی اس سے یہ فریضہ قضا نہیں ہوا۔

(الندوہ ، حالات ابن رشد)

پاسبانوں کی قندیل کی روشنی میں مطالعہ کیا..... ابونصر فارابی کو جس چیز نے مشرق کا سب سے نامور حکیم بنا دیا، وہ کتابوں کا مطالعہ ہے' گو فارابی مفلس اتنا تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا۔ مگر شوق چین نہ لینے دیتا تھا، رات کو جاگ جاگ کر پاسبانوں کی قندیل کی روشنی میں مطالعہ اور تصنیف کرتا تھا۔

(طبقات الاطباء:۲/ ۳٤)

مکمل کتب خانے کا مطالعہ کیا..... ابومظفر بن معروف مصری چھٹی صدی کا ایک مشہور فاضل تھا کتب بینی کا اس درجہ کا شائق تھا کہ ایک بہت بڑا عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا، جس میں مختلف فن کی ہزاروں کتابیں تھیں اور یہ تمام کتابیں اس کی نظر سے گزر چکی تھیں۔ اور ہر ایک کتاب پر اس کے خود ہاتھ کے

حاشیے چڑھے ہوئے تھے۔ابوالمظفر کا زیادہ تر وقت اسی کتب خانہ میں بسر ہوتا تھا۔

(طبقات الاطباء :۱۰۸/۲)

لائبریروں کی کمی.....اس وقت ۱۸ کروڑ آبادی کے ملک پاکستان میں صرف ۹۰ بڑی لائبریریاں ہیں اوران میں سے ۲۰ سے زائد یونیورسٹیوں کی ملکیت ہے۔ جہاں عام آدمی کی رسائی نہیں۔

پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری میں صرف ۴ لاکھ کتابیں ہیں۔جبکہ امریکہ کی صرف ایک لائبریری میں ایک کروڑ دس لاکھ سے زائد کتابیں ہیں۔

دینا کی بہترین کتاب..... جسے خالق اور مخلوق میں فرق ہے اسی طرح خالق اور مخلوق کی کتابوں میں بھی فرق ہے۔دنیا کی سب سے بہترین کتابیں خالق کائنات کی آسمانی کتابیں ہیں،جن پر ایمان ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔لیکن ان میں سے سب سے بہترین کتاب قرآن مجید کو پڑھنا،سمجھنا ،سیکھنا،سکھانا اوراس کی ہر بات پر عمل پیرا ہونا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔عام کتاب کوئی پڑھے تو پڑھا لکھا اور معزز ہے اگر نہ پڑھے تو مجرم اور گنہگار نہیں مگر اللہ کی کتاب سے روگردانی دنیا وآخرت کی ذلت کا سبب ہے۔اللہ کی کتاب سے ہر طرح کا تعلق اور رشتہ آدمی کو نفع دیتا ہے۔آیئے اپنا رشتہ اللہ کی کتاب سے استوار کریں۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی جو دس نیکیوں کے برابر ہے(یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں)

ترمذی، ثواب القرآن، و الصحیحة(٦٦٠)

جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے بہت سی قومیں ذلیل ،تباہ اور برباد ہوجاتی ہیں اور بہت سی قوموں کو اللہ عزت وعروج نصیب کردیتا ہے۔'' صحیح مسلم، فضائل القرآن (۱۸۹۷)وابن ماجه(۲۰٦)

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار (اقبالؔ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آداب

احتیاط کریں
Becarefull

محمد عامر شہزاد QCT حاصل پور

رسول اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ نے آپ کا نام احمد جبکہ دادا عبد المطلب نے آپ کا نام محمد (ﷺ) رکھا، جبکہ قرآن وحدیث میں آپ ﷺ کے بہت سے اور بھی ذاتی اور صفاتی نام موجود ہیں۔جیسا کہ حدیث میں آپ ﷺ نے خود اپنا نام محمد (ﷺ) ذکر فرمایا ہے' سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ))مسلم، الفضائل(٢٣٥٤)

''(بے شک میرے کئی نام ہیں) میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے پیچھے ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو''

نام محمد ﷺ یہ وہ نام ہے جس کی وجہ سے پورے عرب کے اندر تہلکہ مچ گیا کیوں کہ عرب والوں کے لیے یہ نیا نام تھا تو جب عرب والے عبد المطلب کے پاس تشریف لائے اور پوچھا اس نام کے بارے میں تو آپ فرمانے لگے اے عرب والو یہ وہ نام ہے جس کی اللہ کے بعد سب سے زیادہ تعریف کی جائے گی۔

خوب نام محمدؐ اے مومنو! جس میں نقطہ بھی رب کو گوارا نہیں
جو نبی کی محبت سے منہ پھیر دے دونوں عالم میں اس کا گزارا نہیں

ہم اکثر غلطی کرتے ہیں

آج کل ہمارے پڑھے لکھے افراد ایک بہت بڑی غلطی کرتے ہیں جس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور وہ غلطی کیا ہے آئیں نظر دوڑاتے ہیں:

اپنی پہچان کے لیے ہم اپنا ایک نام رکھتے ہیں لیکن اُس نام کو ہم اپنے ڈاکومینٹس کے اُوپر لکھتے وقت ایک بہت بڑی Mistake کرتے ہیں وہ غلطی کیا ہے؟ اپنے نام کے ساتھ ہم آپ ﷺ کے نام کو استعمال کرتے ہیں مثلاً محمد عمر۔ اب اسی نام کو جب ہم انگلش زبان میں لکھتے ہیں مثلاً Mohammad Umar تو ہم Mohammad پورا لکھنے کی بجائے صرف M کا استعمال کرتے ہیں یعنی M سے مراد ہم محمد لیتے ہیں جبکہ اپنے نام کو مکمل لکھتے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ ہمارا نام زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ اسکو پورا نہ لکھنے سے ہماری پہچان نہیں ہوگی؟ تو یہ ہماری سوچ غلط ہے کہ ہم اپنے نام کو مکمل اور آپ ﷺ کے نام کا Shortcut لکھیں۔

یاد رکھو.....! آپ ﷺ سے اگر محبت رکھتے ہو تو اپنے ہر عمل میں محبت کا ثبوت دو۔ نام محمد ﷺ کو اپنے نام کے ساتھ استعمال کرنے سے ایک تو ہمارے نام میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور ہمارے نام میں ایک نئی تازگی آجاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار بھی ہو جاتا ہے۔

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
چھوڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا ہم نے
فقط نام محمد ﷺ سے وفا کی ہے

میں اپنے مسلمان بھائیوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ یہ غلطی دوبارہ نہیں کریں گے۔ اپنے نام کے ساتھ جناب محمد ﷺ کا نام بھی مکمل لکھیں گے اللہ ہم تمام مسلمانوں کو اپنے پیارے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا بنائے۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراشے

سنہری SMS

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

فرمان الٰہی:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی۔''

[اللقمان : ١٢]

فرمان رسول ﷺ:

''کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو''

(صحیح مسلم : ٩١)

بزرگوں کی باتیں:

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لقمان مصر کے سیاہ فام حبشیوں میں سے تھے ان کے ہونٹ موٹے موٹے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت و دانائی عطا کی تھی۔

[تفسیر ابن کثیر (٣/ ٤٨٦)]

جنرل نالج:

حکیم لقمان کا مکمل نام لقمان بن باعوراء بن ناحور بن تارخ بعض نے لقمان بن عنقاء بن سرون کہا ہے۔

[تفسیر ابن ابی حاتم (رقم الحدیث ١٧٥٣٠)]

کلام شاعر:

یہ نفرت بُری ہے، نہ پالو اسے
دل میں خلش ہے، نکالو اسے

نہ تیرا، نہ میرا، نہ اِس کا، نہ اُس کا
یہ سب کا وطن ہے بچالو اسے

مکتبہ اسلامیہ کی طرف سے خطباء ومبلغین کے لیے انمول تحفے

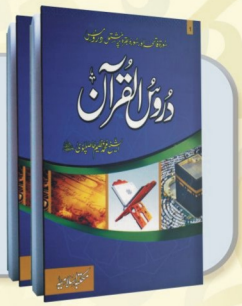

سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ پر مشتمل دروس

دروس القرآن

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

قیمت -/550 روپے
دو جلدیں رجسٹرڈ

خطبا اور مبلغین کے لئے نادر تحفہ

دروس المساجد

تالیف محمد عظیم حاصل پوری

قیمت -/1000 روپے سیٹ
2 جلدیں

خطباء مبلغین اور عوام کے لئے تحفہ

صحیح منتخب واقعات

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

قیمت -/1200 روپے سیٹ
2 جلدیں

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com /maktabaislamia1

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھیے.....دوست واحباب کو تحفہ میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے